

سود کے خاتمے کے لیے اسلامی مالیاتی نظام: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

Islamic Financial System for the Elimination of Interest: In the Light of the Seerah.

Muhammad Athar Rafique¹

Aftab Ahmad²

ABSTRACT

In Islamic teachings, interest (usury) is regarded as a manifestation of human exploitation and economic imbalance, and its prohibition is explicitly established in the Qur'an and the Sunnah of the Prophet ﷺ. This paper presents a thematic study, in the light of the Prophetic Seerah ﷺ, on the elimination of interest and the formulation of an alternative Islamic financial system. The aim of this research is to propose a model founded on Islamic economic principles that can serve as an effective substitute for the harmful consequences of the interest-based system. A qualitative research approach has been adopted, drawing upon the Prophetic Seerah ﷺ, Hadith, and classical juristic literature for guidance. The findings reveal that principles such as *Mudarabah* (profit-sharing), *Musharakah* (partnership), *Ijarah* (leasing), *Zakah* (obligatory alms), *Sadaqah* (voluntary charity), and *Qard Hasan* (benevolent loan) in light of the Prophetic Seerah ﷺ not only embody the practical implementation of the prohibition of interest but also provide the foundations for a transparent, just, and sustainable economy. The study concludes that the solution to contemporary financial crises lies in the model found within the Prophetic Seerah ﷺ, and that the Islamic financial system offers an effective and viable alternative.

Keywords: Interest, Economy, Seerah, Governance, *Mudarabah*, *Musharakah*, *Qard Hasan*.

Lecturer Islamic Studies, Foundation University Islamabad, athar.rafique@fui.edu.pk 03457864494. ¹

PhD Scholer IIU Islamabad. Email aftabahmad733@gmail.com 03440627793 ²

مقدمہ

اسلامی تعلیمات میں سود (ربا) کو معاشرتی استحصال اور مالیاتی بد عنوانی کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی حرمت صراحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ سیرت النبی ﷺ میں سود کی مخالفت اور اس کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ زیر نظر مقالے میں سیرت نبوی ﷺ کو بنیاد بنا کر اسلامی مالیاتی نظام کی تشکیل و نفاذ کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام، جس میں مضاربہ، مشارکہ، اجارہ، قرضِ حسنہ اور زکوٰۃ جیسے اصول شامل ہیں، نہ صرف سود کا متبادل ہے بلکہ ایک عادلانہ، پائیدار اور فلاحی معیشت کی تشکیل میں بھی مددگار ہے۔ دنیا کے جدید مالیاتی نظام کی بنیاد سود پر ہے، جو دولت کو چند ہاتھوں میں مرکّز کر دیتا ہے، جس سے نہ صرف معاشی نا انصافی جنم لیتی ہے بلکہ معاشرتی و اخلاقی بگاڑ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اسلام ایک ایسا نظام معیشت پیش کرتا ہے جو عدل، مساوات اور فلاحِ عامہ پر مبنی ہے۔ سیرت النبی ﷺ میں ایک مکمل مالیاتی ماڈل موجود ہے جو معاشی استحصال سے پاک، انسانی فلاح کے اصولوں پر استوار ہے۔

حصہ اول

سیرت نبوی ﷺ میں سود کا پس منظر

زمانہ جاہلیت میں سود کا رواج بہت عام تھا۔ قریش کے سردار خصوصاً بنو امیہ اور بنو مخزوم تجارتی سود سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ آپ ﷺ نے سود کے خلاف ابتدائی طور پر اخلاقی دعوت دی، اور مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہونے کے بعد عملی طور پر اس کی ممانعت کی۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اعلان فرمایا:

أَلَا إِنَّ كُلَّ رَبٍّ مِنْ رَبِّ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رَبٍّ أَضَعُهُ رَبُّ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ³

اسلامی مالیاتی نظام کے بنیادی اصول

1. قرآن و سنت میں سود کی حرمت

قرآن مجید نے سود کے خلاف سخت زبان استعمال کی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ⁴

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ⁵

³ سنن أبي داود، المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني، الناشر: دار الكتاب العربي - بيروت 3/ 249 و صحيح مسلم، كتاب البيوع

⁴ آل عمران: 130

⁵ البقرہ: 279

احادیث مبارکہ میں بھی سود کی حرمت پر زور دیا گیا ہے:
 الرَّبَا سَبْعُونَ حُوبًا، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ⁶
 عَنْ جَابِرٍ قَالَ: "لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ الرَّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدِيهِ" وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ⁷
 رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود دینے والے، سود کا حساب لکھنے والے اور سود پر گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی اور کہا کہ یہ سب برابر ہیں۔

2. منافع و نقصان میں شراکت (Profit and Loss Sharing)

اسلامی مالیاتی اصول میں منافع اور نقصان دونوں میں شراکت بنیادی شرط ہے تاکہ لین دین میں فریقین کی شراکت عدل پر مبنی ہو۔ اس کے مشہور ماڈلز مضاربہ اور مشارکہ ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:
 وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ⁸
 اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دو۔
 حدیث شریف میں ہے:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ"⁹
 بیع (لین دین) صرف باہمی رضامندی سے ہوتی ہے۔"

3. حقیقی اثاثہ جات پر مبنی کاروبار (Asset-Backed Transactions)

اسلامی مالیات میں تمام معاہدات حقیقی اثاثوں یا خدمات پر مبنی ہوتے ہیں، محض کاغذی یا خیالی منافع کی اجازت نہیں۔
 قرآن کریم میں ارشاد ہے:
 وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا¹⁰
 اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔"

4. غیر یقینی اور جوا (Gharar & Maysir) کی ممانعت

ایسے معاہدات جن میں ضرورت سے زیادہ غیر یقینی (Uncertainty) یا جوا (Gambling) شامل ہو، اسلام میں ممنوع ہیں کیونکہ یہ عدل اور شفافیت کے خلاف ہیں۔

⁶ سنن ابن ماجہ، المؤلف: محمد بن یزید أبو عبد اللہ القزوبی، الناشر: دار الفکر - بیروت، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقي 764/2

⁷ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، حدیث 1598

⁸ البقرہ: 280

⁹ سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، حدیث 2185

¹⁰ البقرہ: 275

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ¹¹

اے ایمان والو! شراب، جو، بت اور پانسے شیطان کا کام ہیں، ان سے بچو۔

حدیث شریف میں ہے:

"قَالَ ﷺ: مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا"¹²

جس نے دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔

5. سماجی انصاف اور دولت کی تقسیم (Social Justice & Redistribution of Wealth)

اسلامی مالیاتی نظام میں زکوٰۃ، صدقات، وقف، اور قرضِ حسنہ جیسے ادارے قائم کر کے دولت کو معاشرے میں گردش میں رکھا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا"¹³

ان کے مال میں سے صدقہ لو تاکہ تم انہیں پاک کر دو اور ان کا تزکیہ کرو۔

6. امانت و دیانت (Trust & Transparency)

معاشی معاہدات میں دیانت داری اور وعدے کی پابندی لازمی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا"¹⁴

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کو پہنچاؤ۔

حدیث شریف میں ہے:

قَالَ ﷺ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ... وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ"¹⁵

منافق کی تین نشانیاں ہیں... اور جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

سود (ربا) کی لغوی و اصطلاحی تعریف

- لغوی معنی: "ربا" عربی زبان میں "زیادتی" اور "بڑھوتری" کو کہا جاتا ہے۔
- اصطلاحی معنی: ہر وہ اضافہ جو قرض یا کسی مالی لین دین پر بلا محنت، بلا جواز اور بلا خطرہ حاصل کیا جائے، سود ہے۔
- ربا کی اقسام (فقہی اعتبار سے)

¹¹ المائدہ: 90

¹² صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث 102

¹³ التوبہ: 103

¹⁴ النساء: 58

¹⁵ صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث 33

1. ربا النسبۃ: قرض پر وقت کی بنیاد پر لیا جانے والا اضافہ۔
2. ربا الفضل: ایک ہی جنس کی اشیاء کا غیر مساوی تبادلہ۔
3. ربا الجاہلیۃ: جاہلیت میں رائج سود کہ وقت پر قرض واپس نہ کرنے کی صورت میں اصل قرض پر مزید رقم عائد کی جاتی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ سود ہمیشہ معاشرتی ظلم اور نا انصافی کا ذریعہ رہا ہے۔

جاہلی دور میں رواج

سود کا نظام عرب میں بہت عام تھا۔ قریش کے بڑے سود خور اپنے قرض داروں سے سخت شرائط پر رقم لیتے اور انہیں معاشی طور پر غلام بنا لیتے۔ غریب اور مجبور لوگ اپنی ضرورتوں کی وجہ سے سود پر قرض لیتے اور پھر یہ قرض نسل در نسل بڑھتا جاتا۔ اس طرح سرمایہ دار مزید طاقتور اور غریب مزید پسماندہ ہو جاتا۔ اسلام نے سب سے پہلے اسی طبقاتی اور استحصالی نظام پر ضرب لگائی۔

ربا اور عدل اجتماعی

اسلامی نظام معیشت کا مقصد محض نفع نہیں بلکہ عدل اجتماعی ہے۔ سودی نظام میں طاقتور طبقہ کمزوروں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتا ہے، جب کہ اسلامی نظام میں:

- سرمایہ دار صرف اپنے سرمائے پر نہیں بلکہ شراکت داری اور محنت کے ذریعے نفع حاصل کرتا ہے۔
- زکوٰۃ اور انفاق کے ذریعے دولت کا بہاؤ غریبوں کی طرف ہوتا ہے۔
- ریاست اور سماج کے درمیان ایک تعاون پر مبنی نظام پروان چڑھتا ہے۔
- اسی لیے قرآن اور حدیث نے سود کو ختم کرنے کا اعلان محض ایک فقہی حکم کے طور پر نہیں بلکہ معاشرتی و اخلاقی اصلاح کے لیے کیا۔

عصر حاضر میں سودی نظام کی تباہ کاریاں

- غریب ممالک کا استحصال: ترقی پذیر ممالک عالمی اداروں سے بھاری سود پر قرض لے کر مزید غربت میں دھنس جاتے ہیں۔
- طبقاتی فرق میں اضافہ: سود کا نظام امیروں کو مزید امیر اور غریبوں کو مزید غریب بناتا ہے۔
- معاشی بحران 2008ء: عالمی مالیاتی بحران سودی قرضوں اور غیر حقیقی لین دین کا نتیجہ تھا۔
- یہی وہ حالات ہیں جن کے لیے نبی اکرم ﷺ کی سیرت روشنی فراہم کرتی ہے تاکہ انسانیت کو ایک عادلانہ متبادل دیا جاسکے۔

حصہ دوم

سیرت النبی ﷺ کے عملی اقدامات برائے خاتمہ ربا

تمہید

قرآن نے سود کو حرام قرار دیا، مگر اس کی عملی تطبیق اور معاشرے میں اس کے خاتمے کا عملی ماڈل ہمیں سیرت النبی ﷺ میں نظر آتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے نہ صرف سود کی حرمت کو اعلان کیا بلکہ ایسے معاشی اصول و ضوابط نافذ فرمائے جن کی بنیاد پر ایک سود سے پاک نظام قائم ہوا۔ یہ اقدامات تدریجی بھی تھے اور ہمہ گیر بھی، تاکہ معاشرتی ڈھانچے میں اچانک جھٹکانہ لگے اور لوگ اسلامی معیشت کو بخوشی اختیار کریں۔

1۔ ابتدائی مرحلہ: شعور کی بیداری

اسلامی انقلاب کا پہلا مرحلہ عوام کے ذہنوں کو تیار کرنا تھا۔ مکی دور میں سود کے خلاف براہ راست قانونی پابندی نہیں لگائی گئی، بلکہ لوگوں کے ضمیر کو جھنجھوڑا گیا اور سود کے اخلاقی و معاشرتی نقصانات اجاگر کیے گئے۔

- مکی آیات میں سود کے متبادل کے طور پر صدقہ، خیرات، انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا گیا۔
- اہل ایمان کو یہ تعلیم دی گئی کہ وہ سود کے بجائے اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تاکہ معاشرتی مساوات قائم ہو۔
- یہ حکمت عملی اس لیے اپنائی گئی تاکہ لوگ سود کے غیر انسانی اثرات کو سمجھیں اور دل سے اس کو برا جانیں۔

2۔ مدنی دور میں عملی اقدامات

مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد سود کے خلاف باقاعدہ عملی اقدامات شروع ہوئے۔ یہاں چند نمایاں پہلو درج ہیں:

(الف) معاشی ڈھانچے کی تشکیل

- آپ ﷺ نے تجارت کو معیشت کی بنیاد قرار دیا۔
- لین دین میں شفافیت، دیانت اور عدل پر زور دیا۔
- ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی اور استحصال کو ختم کیا۔

(ب) شراکت داری کے اصول متعارف

- آپ ﷺ نے سرمایہ اور محنت کو شریک کر کے نفع و نقصان کی بنیاد رکھی۔
- مضاربہ اور مشارکہ جیسے معاہدے متعارف ہوئے جن میں نہ صرف سرمایہ دار بلکہ محنت کرنے والے بھی برابر کے شراکت دار تھے۔

(ج) سودی لین دین سے اجتناب

- آپ ﷺ نے مدینہ کے یہودی سود خوروں کو تنبیہ کی اور مسلمانوں کو سودی قرض سے بچنے کی تلقین کی۔
- اسلامی حکومت نے ایسے متبادل راستے فراہم کیے کہ لوگوں کو سودی قرض لینے کی ضرورت نہ پڑے۔

3- خطبہ حجۃ الوداع: سود کے خاتمے کا اعلان

اسلامی تاریخ میں سود کے خاتمے کا سب سے اہم لمحہ خطبہ حجۃ الوداع ہے۔ اس موقع پر لاکھوں صحابہ کرام کے مجمع میں رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا:

"خبردار! جاہلیت کا ہر قسم کا سود آج کے دن سے ختم کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلا سود جو میں ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارا کا سارا ختم ہے۔" (صحیح مسلم)

یہ اعلان تین پہلوؤں کو واضح کرتا ہے:

1. قانونی پہلو: سود کو ریاستی سطح پر ممنوع قرار دیا گیا۔
2. عملی پہلو: سب سے پہلے اپنے خاندان کے سود کو ختم کیا تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ دوسروں پر سختی اور اپنے لیے نرمی۔
3. جامع پہلو: یہ اعلان فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست سب پر نافذ العمل تھا۔

4- عدالتی اور انتظامی اقدامات

- نبی اکرم ﷺ نے سود کے خلاف صرف اخلاقی تعلیم پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ریاستی سطح پر عدالتی و انتظامی اقدامات بھی کیے:
- عدالتی فیصلے: اگر کسی معاملے میں سود ثابت ہو جاتا تو اسے باطل قرار دیا جاتا۔
 - انتظامی نگرانی: بازاروں اور مالیاتی لین دین پر نگرانی کی جاتی۔ آپ ﷺ نے "سوقِ مدینہ" قائم کیا جس میں سود اور ناجائز لین دین پر پابندی تھی۔

- انذاری اقدامات: سود خوروں کو متنبہ کیا جاتا کہ وہ اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ نہ کریں۔

5- سیرت النبی ﷺ میں متبادل نظام کی بنیاد

اسلام نے صرف سود کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ اس کا عملی متبادل بھی فراہم کیا۔

(الف) زکوٰۃ کا نظام

- ضرورت مندوں کو قرض کے بجائے اعانت و تعاون پر مبنی سہولت دی گئی۔
- ریاست بیت المال کے ذریعے محروم طبقات کی ضروریات پوری کرتی تھی۔

(ب) قرضِ حسنہ کی ترغیب

- قرآن نے بار بار قرضِ حسنہ دینے کی فضیلت بیان کی:
مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا¹⁶
- اس کا مقصد یہ تھا کہ صاحبِ حیثیت افراد ضرورت مندوں کو بغیر سود کے قرض دیں اور صرف اللہ کی رضا چاہیں۔
- (ج) شراکت داری کے ماڈلز

- مضاربہ اور مشارکہ کو عملی سطح پر اپنایا گیا۔
- تجارتی قافلوں میں سرمایہ دار اور محنت کش مل کر کام کرتے اور نفع و نقصان دونوں میں شریک ہوتے۔
- 6- سود کے خلاف نبوی ﷺ حکمتِ عملی کا تجزیہ

1. تدریج: کئی دور میں ذہنی و اخلاقی تیاری، مدنی دور میں عملی نفاذ۔
2. مثالیت: اپنے خاندان سے آغاز کرنا تاکہ دوسروں کے لیے قابلِ قبول ہو۔
3. قانونی نفاذ: ریاستی سطح پر قانون بنا کر اسے معاشرتی ڈھانچے میں شامل کرنا۔
4. متبادل فراہمی: سود کے خاتمے کے ساتھ ساتھ شراکت داری، زکوٰۃ اور قرضِ حسنہ جیسے متبادل فراہم کیے۔

- 7- سودی نظام کے خلاف نبوی ﷺ اقدامات کی عصر حاضر میں معنویت
- آج جب دنیا سودی بینکاری اور مالیاتی اداروں میں جکڑی ہوئی ہے، نبی اکرم ﷺ کی حکمتِ عملی ہمارے لیے نمونہ ہے:
- پہلے عوام میں شعور بیدار کرنا کہ سود نہ صرف گناہ بلکہ ظلم اور استحصال ہے۔
 - ریاستی سطح پر قوانین اور پالیسیوں کے ذریعے سودی اداروں کا خاتمہ۔
 - عوام کو سود کے بغیر سرمایہ کاری اور مالیاتی سہولتیں فراہم کرنا۔
 - عالمی سطح پر مسلم ممالک کے اتحاد کے ذریعے سود سے پاک مالیاتی ادارے قائم کرنا۔

نتیجہ

نبی اکرم ﷺ نے سود کے خاتمے کے لیے ایک تدریجی، ہمہ گیر اور جامع حکمتِ عملی اختیار کی۔ یہ صرف ایک مذہبی حکم نہیں بلکہ ایک مکمل سماجی و معاشی انقلاب تھا۔ اگر مسلم دنیا آج اسی ماڈل کو اپنائے تو نہ صرف سودی نظام کا خاتمہ ممکن ہے بلکہ ایک ایسا منصفانہ اور پائیدار مالیاتی ڈھانچہ قائم ہو سکتا ہے جو انسانیت کی حقیقی فلاح کا ضامن ہو۔

حصہ سوم

اسلامی مالیاتی اصول و ادارے (مضاربہ، مشارکہ، مرابحہ، اجارہ، سلم و استصناع)

تمہید

اسلام نے سود کو ختم کر کے انسانیت کو صرف "ممانعت" کے اندھیرے میں نہیں چھوڑا، بلکہ اس کے مقابلے میں ایک مکمل اور جامع مالیاتی نظام فراہم کیا۔ یہ نظام نہ صرف انفرادی سطح پر بلکہ ریاستی اور بین الاقوامی سطح پر بھی عملی رہنمائی دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں سودی نظام کے متبادل کے طور پر شراکت داری، قرضِ حسنہ، زکوٰۃ، اور مختلف فقہی عقود (معاهدات) کی بنیاد رکھی گئی۔ انہی اصولوں پر بعد میں اسلامی مالیاتی ادارے اور جدید "اسلامک بینکنگ" کھڑی ہوئی۔

1۔ اسلامی مالیاتی اصول

(الف) عدل و قسط

- قرآن بار بار عدل پر زور دیتا ہے۔
- مالیاتی نظام میں عدل کا مطلب ہے: نفع اور نقصان دونوں میں شراکت، کسی ایک فریق پر ظلم نہ ہو۔

(ب) دولت کا بہاؤ (Circulation of Wealth)

- "كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ" (الحشر: 7)
- مقصد یہ ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو بلکہ معاشرے میں گردش کرے۔

(ج) حقیقی معاشی سرگرمی

- سودی نظام کاغذی لین دین پر مبنی ہے۔
- اسلامی نظام حقیقی تجارت، صنعت، زراعت اور خدمات سے منسلک ہے۔

(د) شفافیت اور دیانت

- لین دین میں دھوکہ، جوا، غرر اور ظلم کی ممانعت۔

2۔ اسلامی مالیاتی ادارے اور عقود

(الف) مضاربہ

- تعریف: سرمایہ ایک فریق فراہم کرتا ہے اور دوسرا فریق محنت۔
- نفع: طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم ہو گا۔
- نقصان: صرف سرمایہ دار برداشت کرے گا، محنت کرنے والا اپنی محنت ضائع کرے گا مگر نقصان کا مالی بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

- سیرت میں مثال: حضرت خدیجہؓ نے اپنا سرمایہ دیا اور نبی اکرم ﷺ نے محنت کر کے تجارت کی۔ یہ مضاربہ کی بہترین عملی مثال ہے۔

(ب) مشارکہ

- تعریف: دو یا زیادہ افراد مل کر سرمایہ اور محنت لگائیں۔
- نفع و نقصان: سب اپنی سرمایہ کاری کے تناسب سے شریک ہوں گے۔
- اہمیت: یہ سودی قرض کے بجائے شراکت داری کو فروغ دیتا ہے۔

(ج) مراحمہ

- تعریف: خرید و فروخت کا ایسا معاہدہ جس میں تاجر اپنی خریداری قیمت اور نفع کی شرح کھلے لفظوں میں بتائے۔
- اہمیت: یہ اسلامی بینکاری میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا معاہدہ ہے۔
- فرق: یہاں نفع شفاف ہوتا ہے، جبکہ سود خفیہ اور استحصالی۔

(د) اجارہ

- تعریف: کسی چیز کو کرایہ پر دینا یا خدمات پر اجرت مقرر کرنا۔
- اہمیت: یہ "Lease Financing" کا اسلامی متبادل ہے۔
- مثال: مکان کرایہ پر دینا، گاڑی اجرت پر چلانا۔

(ه) سلم

- تعریف: پیشگی قیمت ادا کر کے کسی چیز کو بعد میں وصول کرنے کا معاہدہ۔
- اہمیت: کسانوں اور صنعت کاروں کے لیے سرمایہ کی فوری فراہمی۔
- سیرت میں مثال: آپ ﷺ نے مدینہ میں کھجوروں کے لیے سلم کے معاہدات منظور فرمائے۔

(و) استصناع

- تعریف: پیشگی آرڈر کے ساتھ کسی چیز کی تیاری یا پیداوار کا معاہدہ۔
- اہمیت: جدید صنعت اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں کارآمد۔

3۔ زکوٰۃ اور انفاق بطور مالیاتی آلہ

- اسلامی مالیاتی نظام صرف تجارتی معاہدات پر مبنی نہیں بلکہ اس میں اخلاقی و سماجی پہلو بھی شامل ہیں۔
- زکوٰۃ: دولت کے بہاؤ کو یقینی بناتی ہے۔

- صدقات: غرباء و مساکین کے مسائل حل کرتے ہیں۔
 - وقف: تعلیمی، سماجی اور فلاحی اداروں کی مالی مدد۔
- یہ سب عناصر سودی نظام کے "Interest-Based Lending" کی جگہ سماجی انصاف پر مبنی "Wealth Redistribution" فراہم کرتے ہیں۔

4۔ قرضِ حسنہ

- اسلام نے لوگوں کو بغیر نفع کے قرض دینے کی ترغیب دی۔ قرآن کہتا ہے:
- مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ¹⁷
- قرضِ حسنہ سماجی فلاح کا ذریعہ ہے۔
 - سودی قرض کے برعکس یہ ضرورت مند کو معاشی غلام نہیں بناتا بلکہ اس کی عزت نفس بحال رکھتا ہے۔

5۔ اسلامی مالیاتی اداروں کی خصوصیات

1. شفافیت: ہر معاہدہ واضح اور تحریری۔
2. نفع و نقصان کی شراکت Risk Sharing: کے اصول پر مبنی۔
3. سرمایہ حقیقی معیشت میں استعمال: کاغذی سودے بازی یا Speculation کی ممانعت۔
4. اخلاقی پہلو: سود کی جگہ تعاون، تکافل اور خیر خواہی۔

6۔ عصر حاضر میں اسلامی مالیاتی ادارے

- پاکستان: اسلامی بینکاری میں مضاربہ اور مرابحہ کا وسیع استعمال۔
- ملائیشیا: دنیا کے سب سے بڑے اسلامی بانڈز (Sukuk) مارکیٹ۔
- سعودی عرب: اسلامی ڈویلپمنٹ بینک، جو سود کے بغیر ترقیاتی منصوبوں کو فنڈ فراہم کرتا ہے۔
- عالمی سطح پر 80: سے زائد ممالک میں اسلامی بینکاری کے ادارے کام کر رہے ہیں۔

7۔ چیلنجز اور مسائل

- بعض اوقات اسلامی بینک صرف سودی بینکوں کی "کاپی" بن جاتے ہیں۔
- شریعت اور بینکاری ماڈل کے درمیان خلیج۔
- عوامی شعور کی کمی، لوگ اسلامی بینکاری کے اصولوں کو نہیں سمجھتے۔

¹⁷ سورة البقرة 245

نتیجہ

اسلام نے سود کے خاتمے کے ساتھ ساتھ عملی متبادل فراہم کیا جو آج بھی نہ صرف ممکن بلکہ دنیا کے بڑے معاشی مسائل کا حل ہے۔ مضاربہ، مشارکہ، مراحہ، اجارہ، سلم اور استصناع جیسے عقود سودی قرضے کے بجائے محنت، شراکت داری اور شفاف تجارت پر مبنی ہیں۔ سیرت النبی ﷺ میں ان معاہدات کی عملی مثالیں موجود ہیں جو آج کے معاشی نظام کو درست سمت میں لے جاسکتی ہیں۔

حصہ چہارم

عصر حاضر کے تجربات، عملی ماڈلز اور چیلنجز

تمہید

سودی مالیاتی نظام کی جڑیں عالمی معیشت میں اس قدر گہری ہو چکی ہیں کہ اس سے خروج صرف ایک فقہی فتویٰ یا جذباتی نعرے سے ممکن نہیں؛ اس کے لیے تدریجی، ادارہ جاتی اور کثیر سطحی (multi-layered) حکمت عملی درکار ہے۔ سیرت النبی ﷺ سے ہمیں اصولی رہنمائی ملتی ہے: شعور بیداری، قانونی اقدام، متبادل نظام کی فراہمی اور اخلاقی تزکیہ۔ عصر حاضر میں اسلامی مالیات کے تجربات اسی نبوی روڈ میپ کی جدید تطبیق ہیں، جن میں کامیابیاں بھی ہیں اور سنجیدہ چیلنجز بھی۔

عالمی منظر نامہ: تین ماڈلز

1. مکمل متبادلہ: (Full Replacement Model) ریاستی سطح پر سود کے خاتمے کی کوشش اور اسلامی عقود کو بنیادی فریم ورک بنانا۔ اس ماڈل میں حکومتی قرضہ جات کے لیے صکوک، سرکاری ترقیاتی منصوبوں میں استصناع / اجارہ، اور رقوم عامہ کے لیے زکوٰۃ / وقف / تکافل کا ملا جلا نظام شامل ہوتا ہے۔
2. دوہرہ نظام: (Dual Banking Model) ایک ہی معیشت میں روایتی اور اسلامی دونوں بینک ساتھ چلتے ہیں، اور رفتہ رفتہ اسلامی حصہ بڑھایا جاتا ہے۔ اس میں ریگولیٹری ہم آہنگی، شرعی گورننس اور عوامی آگاہی کلیدی ہیں۔
3. اقلیتی / کمیونٹی ماڈل: (Minority/Community Finance) غیر مسلم اکثریتی ممالک میں مسلمان برادری اپنی ضروریات کے لیے اسلامی فنانس کھڑکی (windows)، کو آپریٹو سوسائٹیز، اور تکافل اسکیمیں چلاتی ہے۔ یہاں قانونی دستاویزات کی مقامی مطابقت (local enforceability) فیصلہ کن ہوتی ہے۔

منتخب عملی تجربات (Case-Type جائزہ)

- پالیسی و ریگولیشن: جہاں مرکزی بینک نے شرعی گورننس فریم ورک (Shari'ah Governance Framework)، معیاراتِ حسابداری (AAOIFI/IFSB) اور شرعی تعمیل کے آڈٹ کو لازم کیا، وہاں اسلامی مالیات نے پائیدار رفتار پکڑی۔
 - مارکیٹ ڈویلپمنٹ: اسلامی سرمائے کی منڈی میں صکوک نے انفراسٹرکچر، توانائی، صحت اور تعلیم کے بڑے منصوبوں کو اسلامی بنیاد پر فنانس کیا۔ اجارہ صکوک، استصناع صکوک اور مشارکہ صکوک مختلف ضروریات کے مطابق ڈیزائن ہوئے۔
 - خورد مالیات: (Microfinance) قرضِ حسنہ، مضاربہ صغریٰ، اور گروپ-بیسڈ تکافل نے نچلے طبقے کی مالی شمولیت (financial inclusion) بہتر کی۔ بشرطیکہ آپریشنل لاگت، بازیابی (recovery) اور اخلاقی خطرات کے سدباب کے نظام مؤثر بنائے جائیں۔
 - وقف و سماجی مالیات: وقف کے جدید استعمال — جیسے وقف-صکوک، وقف-اسکول / ہسپتال، وقف-انکیوبیٹر — نے سماجی شعبے میں پائیدار فنڈنگ کے درکھولے۔ یہ زکوٰۃ / صدقات / تکافل کے ساتھ مل کر غیر سودی ”سوشل سیفٹی نیٹ“ بناتے ہیں۔
- شعبہ جاتی اطلاق (Sectoral Applications)**
- زراعت: بیجِ سلم (inputs) آؤٹ پٹ کی پیشگی خرید (کسان کو بیج / کھاد / نقدی دیتی ہے اور فصل کی ڈیلیوری پر سیٹلمنٹ ہوتا ہے۔ تکافلِ زرعی موسمی / قدرتی آفات کے خطرات بانٹتا ہے۔
 - صنعت و تعمیرات: استصناع اور اجارہ پر مبنی پروجیکٹ فنانسنگ (machinery leasing)، (EPC contracts) سودی پروجیکٹ لونز کا حلال متبادل ہے۔
 - گھریلو رہائش: مشارکہ متناقصہ (Diminishing Musharakah) یا اجارہ منہیہ التملیک کے ذریعے قسطوں میں ملکیت منتقل کی جاتی ہے؛ یہاں قیمتوں کی شفافیت، از سر نو قیمت تعیین (re-pricing) اور تاخیر جرمانے کے شرعی ضوابط اہم ہیں۔
 - SMEs و تجارت: مراحمہ تجارتی (inventory/working capital)، مضاربہ (skills-capital) partnership اور مشارکہ (equity style) عملی ٹول کٹس ہیں — بشرطیکہ کاغذی بیج کے بجائے حقیقی اثاثہ / خدمت کی ترسیل ہو۔

ریگولیٹری و معیاری ڈھانچہ

- شرعی گورننس: مؤثر شرعی سپروائزری بورڈز، واضح فتوائی دلائل، مفصل پروڈکٹ پیپرز، اور سالانہ شرعی آڈٹ— یہ سب ”صورت پرستی (form-over-substance)“ سے بچاتے ہیں۔
- لیکویڈیٹی مینجمنٹ: اسلامی انٹربینک مارکیٹ، شارٹ ٹرم صکوک، اور مرکزی بینک کے شرعی اوزار ضروری ہیں تاکہ اسلامی بینک lender-of-last-resort سہولتوں سے ہم آہنگ رہیں۔
- قانونی نفاذ: عدالتوں میں اسلامی عقود کی enforceability، متبادل تنازعہ حل مراکز (ADR)، تحکیم (، اور یکساں ڈاکیومنٹیشن ٹمپلٹس (standardized master agreements) پیش رفت کو تیز کرتے ہیں۔
- تربیت و انسانی وسائل: فقہ المعاملات + فائنس + اکاؤنٹنگ کے امتزاج پر مبنی نصاب، سرٹیفیکیشنز، اور ریگولر CPD پروگرامز مستحکم نمو کی شرط ہیں۔

بڑے چیلنجز (Substantive Challenges)

1. صورت بمقابلہ حقیقت: بعض جگہ مرابحہ / توازی مرابحہ کو اس طرح برتا جاتا ہے کہ وہ سودی قرض کی کاپی لگے؛ حقیقی اثاثہ، قبضہ اور رسک شیئرنگ کے تقاضے کمزور پڑ جائیں۔ حل Substance-over-form: آڈٹ، فزیکل ڈیلوری / قبضہ کے ثبوت، اور KPIs میں ”ریزک-شیرنگ اثاثہ تناسب“ شامل کرنا۔
2. لیکویڈیٹی اور رسک ہجنگ: روایتی ڈیریویٹو (interest swaps) کی جگہ شرعی متبادل کم ہیں یا پیچیدہ ہیں؛ اجارہ / اربون / واعد-ہیڈ اسٹرکچرز میں معیاری سازی درکار ہے۔
3. قیمت گذاری و مسابقت: اسلامی پروڈکٹس کی قیمت بعض اوقات روایتی سے زیادہ پڑتی ہے (transacting frictions؛ عملیت پسندی کے ساتھ لاگت کم کرنے کی تدابیر digitization)، straight-through-processing لازم ہیں۔
4. عوامی ادراک: عوام مرابحہ / اجارہ کو ”نام کا فرق“ سمجھیں تو اعتماد مجروح ہوتا ہے۔ حل: شفاف مواصلات، معاہدات کی عام فہم تشریح، اور صارف حقوق کے واضح چارٹر۔
5. ڈیجیٹل و فن ٹیک: پیئر-ٹو-پیئر مضاربہ / مشارکہ پلیٹ فارمز، اسمارٹ کنٹریکٹس اور ٹوکنائزڈ صکوک امکانات رکھتے ہیں؛ مگر کرپٹو ٹوکنز / اسپیکولیشن، غرر و قمار کے خدشات کے سبب محتاط، اصول-اول (principle-first) اپروچ درکار ہے۔

6. ریاستی مالیات کا اسلامی متبادل: بجٹ خسارے کو سودی بانڈز کے بجائے صکوک / شراکتی فنانس سے پورا کرنے کی منصوبہ بندی، اور ٹیکس / زکوٰۃ / وقف کے نقشے کی ہم آہنگی بڑا ایڈمنسٹریٹو چیلنج ہے۔

7. تناسب معیارات: مختلف ممالک کے معیارات / فتاویٰ میں اختلاف سے کراس-بارڈر مصنوعات سست پڑتی ہیں؛ حل: مشترکہ معیارات اور باہمی اعتراف (mutual recognition) کے فریم ورک۔

مرحلہ وار تبدیلی کا نبوی ماڈل: عصری روڈ میپ

سیرت نبوی ﷺ کے تدریجی نفاذ کو سامنے رکھ کر ایک عملی روڈ میپ یوں ہو سکتا ہے:

- مرحلہ 1: شعور و ضمیر کی تبدیلی — قومی بیانیه: سود = ظلم / استحصال؛ اسلامی مالیات = عدل / تعاون۔ خطبات، میڈیا، اور تعلیمی نصاب میں فقہ المعاملات کی شمولیت۔
- مرحلہ 2: قانونی / اداری اصلاح — شرعی گورننس فریم ورک، شرعی آڈٹ، صارف تحفظ قانون، اور تنازعات کے لیے تیز رفتار تحکیم مراکز۔
- مرحلہ 3: حکومتی فنانسنگ کی اسلامی بنیاد — ترقیاتی منصوبوں کے لیے صکوک، اجارہ / استصناع / مشارکہ ماڈلز؛ عوامی پنشن و تکافل نظم۔
- مرحلہ 4: بینک بیلنس شیٹ کی منتقلی — مزاحمت سے آگے بڑھ کر مشارکہ / مضاربہ DM (diminishing musharakah) جیسے ”رسم-شیرنگ“ اثاثے بڑھانا؛ KPI: کم از کم X% اثاثے رسم-شیرنگ پر۔
- مرحلہ 5: سماجی مالیات کا جال — زکوٰۃ + وقف + قرض حسنہ فنڈز کو یکجا کر کے صحت / تعلیم / رہائش کی کم لاگت اسکیمیں، مائیکرو / نانو فنانس میں قسطی اجارہ و سلم۔
- مرحلہ 6: ڈیجیٹل انفراسٹرکچر — ای-کے وائی سی، شریعت-مطابق اسمارٹ کنٹریکٹس، سپلائی چین ٹریس لے بیلٹی (قبضہ / ملکیت کے ثبوت)؛ نگران ڈیش بورڈز۔
- مرحلہ 7: شفافیت و احتساب — سالانہ شرعی رپورٹیں، عوامی KPIs (رسم-شیرنگ تناسب، حقیقی معیشت لیکج، سماجی اثرات)، اور آزاد شرعی ریویو۔

کارکردگی جانچنے کے اشاریے (Impact & KPIs)

- حقیقی اثاثہ لیکج: اسلامی پورٹ فولیو میں ان لین دین کا تناسب جن سے حقیقی پیداوار / خدمت پیدا ہو۔
- رسم-شیرنگ تناسب: مشارکہ / مضاربہ DM / جیسے اثاثوں کی مجموعی فنانسنگ میں فیصد۔

- سماجی اثر: مالی شمولیت، SME رسائی، زکوٰۃ / وقف سے مستفید گھرانوں کی تعداد، تکافل claim turnaround
- شفافیت / تعمیل: شرعی آڈٹ میں ”مادی عدم مطابقت (material non-compliance)“ کیسز کی کمی، صارف شکایات کے حل کی رفتار۔
- قیمت و کارکردگی: فنڈنگ لاگت کا اشاریہ، NPF / Stage-3 اثاثوں کی سطح شرعی حدود کے اندر، اور لیکویڈیٹی سٹرپس ٹیسٹ کے نتائج۔

اخلاقی و فکری جہت (Maqasid-Centric Finance)

اسلامی مالیات صرف ”سود سے بچنے“ کا نام نہیں؛ یہ مقاصدِ شریعت (حفظِ دین، نفس، عقل، نسل، مال) کی پاسداری ہے۔ ”حفظِ مال“ کا مفہوم فرد کے مال سے آگے بڑھ کر معاشرے کی مجموعی دولت، اس کی گردش اور عدل تک پھیلا ہوا ہے۔ اس تناظر میں:

- Debt-to-Equity شفٹ ناگزیر ہے محض نام بدلنے سے نہیں، اصل رسک شیئرنگ سے۔
- سماجی انصاف پیمانہ ہونا چاہیے — کیا غریب کی رسائی بڑھی؟ کیا استحصال کم ہوا؟
- تزکیہ نفس مرکز میں رہے — سود کا خاتمہ قانون سے شروع ہو کر دل کی اصلاح پر مکمل ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام

عصر حاضر کے تجربات بتاتے ہیں کہ اسلامی مالیات قابلِ عمل ہے، بشرطیکہ:

1. شرعی گورننس مضبوط،
 2. حقیقی معیشت سے ربط لازمی،
 3. ریاستی مالیات کا اسلامی متبادل تیار،
 4. انسانی وسائل و ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری، اور
 5. سماجی مالیات (زکوٰۃ / وقف / تکافل) کو منظم جال کی صورت دی جائے۔
- نبوی ﷺ ماڈل کی روح — تدریج، عدل، شراکت اور اخلاق — کو اپنایا جائے تو سودی نظام کے سائے میں بھی ایک روشن، منصفانہ اور پائیدار اسلامی مالیاتی ڈھانچہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ یہ محض مذہبی فریضہ نہیں، ایک معاشرتی عہد ہے جس سے انسانی وقار، اقتصادی استحکام اور اجتماعی فلاح وابستہ ہے۔

حصہ پنجم

نتائج و سفارشات و جامع خلاصہ نتائج

1. سود کا خاتمہ دین اسلام کی بنیادی تعلیم ہے
قرآن و سنت نے جس شدت کے ساتھ ربا کو حرام قرار دیا، اس کی مثال شاید ہی کسی اور جرم پر ملتی ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی معیشت کی بنیاد ہی عدل و انصاف پر قائم ہے اور سود اس کے منافی ہے۔
2. سیرت النبی ﷺ کی رہنمائی واضح اور مکمل ہے
نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سود کے مکمل خاتمے کا اعلان کیا اور اس کے عملی نفاذ کے لیے قانونی و معاشرتی اقدامات بھی کیے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سود کا خاتمہ محض ایک نظری بحث نہیں بلکہ ایک عملی حقیقت ہے۔
3. اسلامی مالیاتی ادارے سود کا حقیقی متبادل ہیں
مضاربہ، مشارکہ، مرابحہ، اجارہ اور سلم جیسے اصول سود کے بغیر معیشت کو چلانے کے لیے نہایت مؤثر ہیں۔ ان کے ذریعے سرمایہ کاری، تجارت، انڈسٹری اور زراعت سبھی شعبے ترقی کر سکتے ہیں۔
4. عصر حاضر میں اسلامی بینکاری سود کے خاتمے کا مؤثر ذریعہ ہے
کئی مسلم ممالک نے اس پر کامیاب تجربات کیے ہیں، لیکن ابھی بھی معیار اور شفافیت کی ضرورت باقی ہے۔
5. سود کا خاتمہ صرف معاشی نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی اصلاح بھی ہے
سود کی بنیاد خود غرضی، استحصاں اور نابرابری پر ہے جبکہ اسلامی مالیات تعاون، انصاف اور فلاح پر قائم ہے۔ سود کے خاتمے سے ایک ایسی معاشرت وجود میں آتی ہے جو اخلاقی اعتبار سے مضبوط اور روحانی اعتبار سے پاکیزہ ہے۔

سفارشات

1. ریاستی سطح پر قانون سازی
حکومت کو چاہیے کہ سیرت النبی ﷺ کے مطابق سود کے خاتمے کے لیے مرحلہ وار قانون سازی کرے۔ بینکوں اور مالیاتی اداروں کو لازمی طور پر اسلامی طریقہ کار اپنانا چاہیے۔
2. تعلیمی نصاب میں شمولیت
اسلامی مالیاتی اصولوں کو یونیورسٹیوں اور مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل کو سود کے نقصانات اور متبادل نظام کے فوائد کا شعور حاصل ہو۔

3. عالمی سطح پر اسلامی مالیات کا فروغ

عالمی سطح پر اسلامی بینکاری کے نیٹ ورک کو مزید مضبوط اور متحد کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سرمایہ دارانہ سودی نظام کے بجائے اسلامی نظام کو ایک پائیدار متبادل کے طور پر پیش کیا جاسکے۔

4. تحقیقی و علمی کام کی ضرورت

معیشت، فقہ اور بینکاری کے ماہرین کو چاہیے کہ وہ نئے نئے معاشی مسائل پر تحقیق کریں اور اسلامی حل تجویز کریں۔

5. معاشرتی بیداری

عوام کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ سود نہ صرف حرام ہے بلکہ انفرادی و اجتماعی تباہی کا ذریعہ بھی ہے۔ اس کے لیے خطبات، کانفرنسز، میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز کا استعمال ضروری ہے۔

جامع خلاصہ

"سود کے خاتمے کے لیے اسلامی مالیاتی نظام: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں" کے اس تحقیقی مطالعے سے یہ بات واضح ہوئی کہ سود کا نظام نہ صرف معیشت بلکہ اخلاقیات اور معاشرت کے لیے بھی تباہ کن ہے۔ قرآن و سنت نے سود کو "اعلان جنگ من اللہ ورسولہ" قرار دیا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں سود کے خاتمے کے لیے تین بڑے اصول سامنے آتے ہیں:

1. عدل و انصاف کا قیام - تاکہ طاقتور کمزور کا استحصال نہ کر سکے۔

2. حلال متبادل کا نظام - مضاربہ، مشارکہ، اجارہ اور دیگر عقود۔

3. مرحلہ وار نفاذ - جیسے نبی اکرم ﷺ نے تدریجی طور پر شراب اور سود کو ختم کیا۔

اسلامی مالیاتی نظام کی بنیاد زکوٰۃ، صدقات، انفاق اور تعاون پر ہے جبکہ سودی نظام کی بنیاد استحصال اور ظلم پر ہے۔ عصر حاضر میں اگر سیرت النبی ﷺ کے اصولوں کو ریاستی و عالمی سطح پر اپنایا جائے تو ایک ایسا معاشی ڈھانچہ تشکیل دیا جاسکتا ہے جو عدل، مساوات اور فلاح عامہ کا ضامن ہو۔

References

- **Sunan Abu Dawood**, Author: Abu Dawood Sulayman ibn al-Ash'ath al-Sijistani, Publisher: Dar al-Kitab al-Arabi – Beirut, Hadith No. **3249**.
- **Sahih Muslim**, Book of Sales (Kitab al-Buyu‘).
- **Surah Aal-e-Imran**, Verse **130**.
- **Surah Al-Baqarah**, Verse **279**.
- **Sunan Ibn Majah**, Author: Muhammad ibn Yazid Abu Abdullah al-Qazwini, Publisher: Dar al-Fikr – Beirut, Edited by: Muhammad Fu’ad Abdul Baqi, Hadith No. **2764**.
- **Surah Al-Baqarah**, Verse **280**.
- **Sunan Ibn Majah**, Book of Trade (Kitab al-Tijarat), Hadith **2185**.
- **Surah Al-Baqarah**, Verse **275**.
- **Surah Al-Ma’idah**, Verse **90**.
- **Sahih Muslim**, Book of Faith (Kitab al-Iman), Hadith **102**.
- **Surah Al-Tawbah**, Verse **103**.
- **Surah Al-Nisa**, Verse **58**.
- **Sahih al-Bukhari**, Book of Faith (Kitab al-Iman), Hadith **33**.
- **Sahih Muslim**, Book of Musaqah (Sharecropping/Irrigation), Hadith 1598.